نماز کے اسرار و رموز

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ العالی

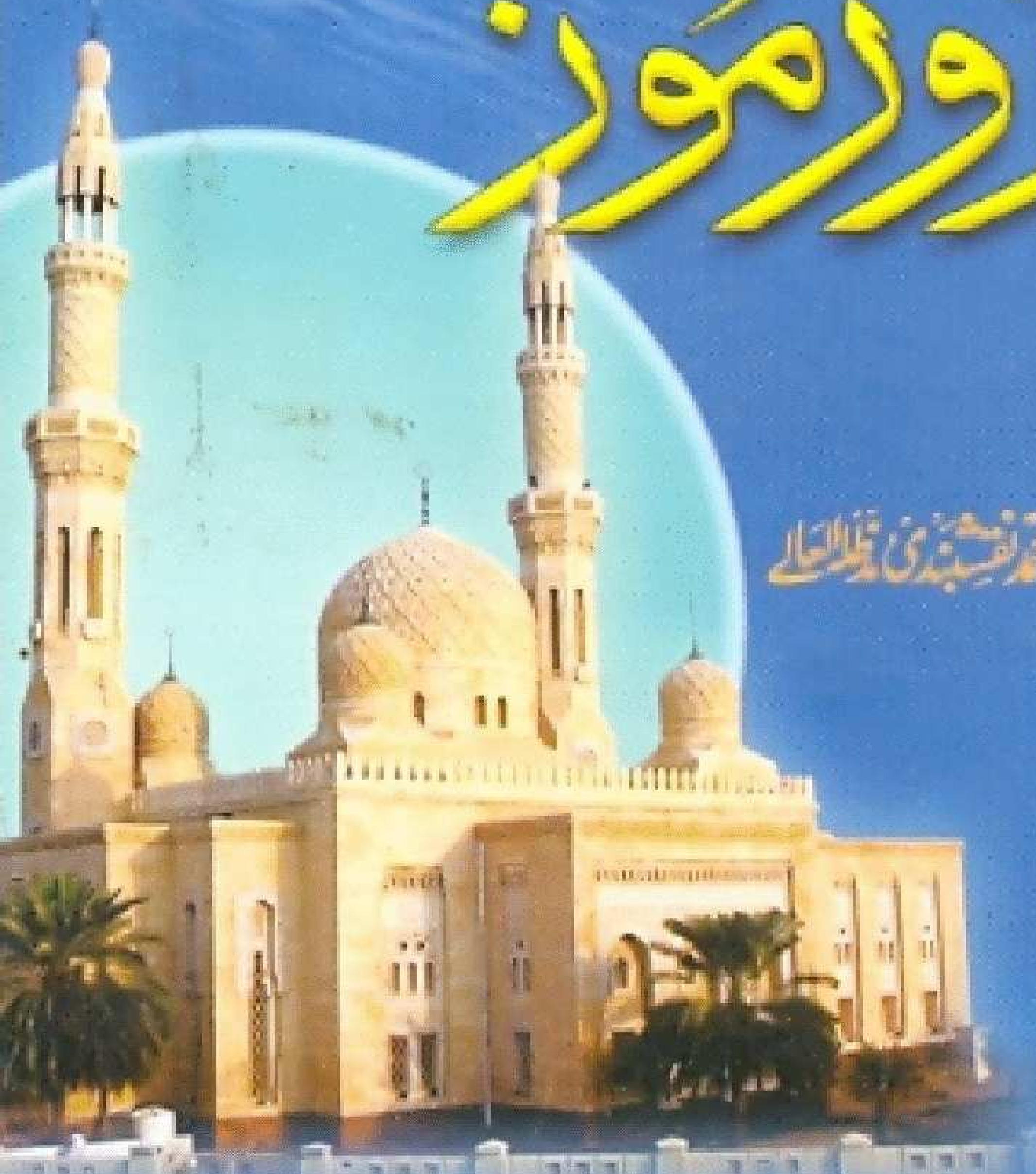

دارالکتاب دیوبند

باب ٦

نماز کا اہتمام

ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء:١٠٣)

[بے شک نماز ایمان والوں پر اپنے وقت میں فرض کردی گئی ہے]

آداب شاہانہ کا تقاضا تو یہی تھا کہ اس آیت کے اترنے کے بعد ایمان والے نماز ادا کرنے میں دل وجان سے کوشش کرتے اور اسے حکم خداوندی سمجھتے ہوئے بسر وچشم قبول کرتے۔ لیکن انسانی طبائع دنیا کی رنگینیوں میں الجھ کر غفلت میں پڑ جاتی ہیں جبکہ رب کریم اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ رؤف اور رحیم ہے پروردگار عالم کا لطف وکرم ملاحظہ فرمایئے کہ قرآن مجید میں جابجا سات سو مرتبہ سے زیادہ یاددہانی کروائی گئی۔ فرمایا وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (اور نماز قائم کرو)

یہاں ایک علمی نکتہ غور طلب ہے کہ یہ نہیں فرمایا گیا تم نماز ادا کرو بلکہ فرمایا نماز قائم کرو۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ''نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کے رکوع سجدہ کو اچھی طرح ادا کرے ہمہ تن متوجہ رہے''۔ گویا نماز ادا کرنے کا اہتمام کرنا یعنی اچھی طرح وضو کرنا۔ صاف ستھرے کپڑے استعمال کرنا۔ وقت سے

پہلے نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں پہنچنا۔ تکبیر اولی کے ساتھ نماز باجماعت میں
شریک ہونا اور نماز کو توجہ ویکسوئی سے پڑھنے کی کوشش کرنا درحقیقت نماز کو قائم کرنا
ہے۔

انسان کے جذباتی تعلقات کے دو انداز ہوتے ہیں۔ ایک محبت کا دوسرا عظمت
کا۔ دونوں میں سے جس انداز کا بھی تعلق ہو تو انسان ملاقات کی خوب تیاری کرتا
ہے۔ مثلاً ایک دلہن کو اپنے دلہا سے محبت کا تعلق ہوتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو دولہا کی
ملاقات کے لئے خوب تیار کرتی ہے۔ ظاہری زیب وزینت اختیار کرنے کے ساتھ
ساتھ وہ سوچتی رہتی ہے کہ میں نے ملاقات کے دوران اپنے خاوند سے کیا کیا باتیں
کرنی ہیں۔ اسے زیادہ سے زیادہ خوش کرنے کے لئے کیا کرنا ہے۔ اسکا دل جیتنے کی
ہر ممکن کوشش کرنی ہے۔ وہ ملاقات کے لئے وقت سے پہلے تیار رہتی ہے اور ملاقات
کی منتظر رہتی ہے۔ مومن کا بھی اللہ رب العزت سے محبت کا تعلق ہے۔ اللہ تو
محبوب حقیقی ہیں۔ قرآن مجید میں ہے

وَ الَّذِيْنَ آمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرة:١٦٥)

(ایمان والوں کو اللہ تعالی سے شدید محبت ہوتی ہے)

چنانچہ نماز درحقیقت محبّ ومحبوب کی ملاقات و گفتگو کا دوسرا نام ہے۔ مومن بھی
نماز کے لئے خوب تیاری کرتا ہے، نماز کا منتظر رہتا ہے، نماز سے لطف اندوز ہوتا
ہے۔ تعلق کا دوسرا انداز عظمت کا ہے۔ مثلاً ایک سرکاری افسر کو وقت کا بادشاہ اپنے محل
میں ملاقات کے لئے طلب کرے تو اول تو وہ سرکاری افسر خوشی سے پھولا نہیں سماتا۔
ہر کسی کو بتاتا پھرتا ہے کہ مجھے بادشاہ سلامت نے ملاقات کا وقت عنایت فرمایا ہے۔
پھر وہ ملاقات کے لئے خوب تیاری کرتا ہے مثلاً میرے کپڑے ایسے ہوں، میں

ملاقات کے دوران کیا کیا باتیں کرنی ہیں۔ میں بادشاہ سلامت کا دل کیسے جیت سکتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ اللہ رب العزت تو شہنشاہ حقیقی ہیں اور انسان دنیا میں اللہ رب العزت کا خلیفہ (سرکاری افسر) ہے۔ نماز کے وقت دونوں کی ملاقات ہوتی ہے۔ لہٰذا مومن نماز کا خوب اہتمام کرتا ہے۔

مندرجہ بالا دونوں مثالوں سے معلوم ہوا کہ تعلق محبت کا ہو یا عظمت کا۔ انسان ملاقات کی خوب تیاری کرتا ہے۔ مومن کا تو اللہ رب العزت سے دونوں انداز کا تعلق ہے۔ محبت کا بھی ہے عظمت کا بھی ہے جبکہ نماز معراج المومن ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مومن نماز کا اہتمام کرتا ہے، نماز کو بوجھ سمجھنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھتا ہے، نماز سے اسے قلبی سکون ملتا ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ نبی علیہ السلام اتنی لمبی نماز پڑھا کرتے تھے کہ اللہ رب العزت کو فرمانا پڑا

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ إِلَّا قَلِيلاً (المزمل:۱)

(اے کپڑا اوڑھنے والے! کھڑا رہ رات کو مگر تھوڑی رات)

اہمیت نماز

نماز کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

① نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا "جب بچے کی عمر سات برس کی ہو جائے تو اسے نماز کا حکم کرو۔ اگر بچہ دس برس کا ہو کر نماز نہ پڑھے تو اسے مار کر پڑھاؤ" (در منثور)

② حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث قدسی روایت کی ہے:

قال اللہ تبارک وتعالیٰ انی افترضت علی امتک خمس صلوٰت و عھدت عندی عھدا انه من حافظ علیھن لوقتھن ادخلته الجنة فی عھدی ومن لم یحافظ علیھن فلا عھد له عندی (ابی داؤد)

[اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے عہد کرلیا ہے کہ جو شخص ان پانچوں نمازوں کو اپنے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے گا اس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا اور جو نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں]

(۳) جامع الصغیر میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اپنے وقت پر نماز پڑھنا سب سے بہترین عمل منقول ہے۔

(۴) ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے نبی علیہ السلام سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کونسا ہے، ارشاد فرمایا نماز۔ پوچھا اس کے بعد، فرمایا والدین سے حسن سلوک۔ پوچھا اس کے بعد، فرمایا جہاد۔

(۵) ایک حدیث میں ہے

اَلصَّلوٰةُ خَیْرُ مَوْضُوْعٍ (بہترین عمل جو بندوں پر مقرر ہوا وہ نماز ہے)

(۶) حضرت مجاہدؒ کہتے ہیں کہ جو لوگ نماز کے اوقات معلوم کرنے کا اہتمام رکھتے ہیں ان میں ایسی برکت ہوتی ہے جیسی ابراہیم اور انکی اولاد میں ہوئی۔ (درمنثور)

(۷) ایک حدیث پاک میں ہے۔

عن حذیفةؓ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا حزبه امر فزع الی الصلوٰة

[حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی سخت امر پیش آتا تو فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے]

اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے کہ جب بچہ پریشان ہوتا ہے تو ماں باپ کی طرف دوڑتا ہے اور جب بندہ پریشان ہوتا ہے اپنے پروردگار کی طرف لوٹتا ہے۔ لوگ اپنی پریشانی اور مصیبت اپنے ذی اختیار محسن کو بتا کر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ مومن اپنی فریاد اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر کے مطمئن ہو جاتا ہے۔ نماز درحقیقت اللہ رب العزت کا دروازہ کھٹکھٹانے کی مانند ہے۔ دنیا کا دستور ہے کہ کسی دفتر میں کام کروانا ہو تو اسکی درخواست دی جاتی ہے۔ نماز بھی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست پیش کرنے کا طریقہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَ اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ (البقرة: ۴۵)

(تم مدد حاصل کرو صبر اور نماز سے)

حدیث پاک میں ہے کہ جب نبی علیہ السلام کے گھر والوں کو تنگی پیش آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں نماز کا حکم فرماتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ (طٰہٰ: ۱۳۲)

(اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کریں)

ایک حدیث پاک میں ہے۔

عن ابی ذرؓ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد المسلم ليصلى الصلوٰة يريد بها وجه الله فتهافت عنه ذنوبه كما تهافت هذا الورق عن هذه الشجرة (احمد)

(حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جب مسلمان بندہ نماز پڑھتا ہے اور وہ اس کے ذریعے اللہ کی رضا چاہتا
ہے تو اس کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے گرتے ہیں)

(۱۰) ایک حدیث پاک میں ہے۔

عن ابی هريرةؓ قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ار
يتكم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمس
مرات هل بقى من دركه شىء. قالو الا تبقىٰ من دون
شىء. قال فكذالک مثل الصلوٰت الخمس يمحوا الله
بهن الخطايا

(بخاری)

[حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا،
اگر کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ غسل کر
ہو کیا اس کے بدن پر میل باقی رہے گا؟ صحابہ نے عرض کیا کہ کچھ بھی باقی
رہے گا حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ
ان کی وجہ سے گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں]

(۱۱) ایک حدیث پاک میں ہے:

عن عبد الله بن قرط قال قال رسول الله ﷺ اول ما
يحاسب به العبد يوم القيٰمة الصلوٰة فان صلحت صلح
سائر عمله وان فسدت فسد سائر عمله (طبرانی)

[حضرت عبداللہ بن قرط سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت
کے دن آدمی سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر نماز درست

گئی تو سارے اعمال درست ہو جائیں گے اور اگر نماز خراب ہو گئی تو سارے اعمال خراب ہو جائیں گے]

حدیث پاک میں ہے۔

اول ما یحاسب به العبد یوم القیمة من عمله صلاته فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر

(ترمذی)

[قیامت کے دن سب سے پہلے اس کی نماز کا حساب لیا جائے گا اگر نماز درست ہو گئی تو وہ فلاح پا گیا اور کامیاب ہو گیا اور اگر نماز خراب ہو گئی تو وہ برباد ہوا اور نقصان اٹھایا]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کی نظر کسی غیر محرم عورت پر پڑ گئی۔ عورت کے حسن و جمال نے مرد کے دل کو اپنی طرف مائل کیا حتیٰ کہ اس نے مغلوب الحال ہو کر عورت کا بوسہ لے لیا۔ پھر اس پر خوف خدا غالب ہوا کہ میں نے تو حکم الٰہی کی خلاف ورزی کر لی۔ چنانچہ وہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا سنایا۔ نبی علیہ السلام نے خاموشی اختیار فرمائی۔ اس آدمی کا رو رو کر برا حال ہوا۔ ندامت کی آگ نے ان کے دل کو بیقرار کر دیا۔ وہ مسلسل توبہ استغفار میں لگے رہے حتیٰ کہ نبی علیہ السلام پر قرآن کی یہ آیت اتری

"اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰاکِرِیْنَ

[البتہ نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو۔ یہ یادگاری ہے یاد کرنے والوں کے لئے] (ھود: ۱۱۴)

نبی علیہ السلام نے اس آدمی کو بلا کر خوشخبری سنائی کہ تیرا رونا دھونا قبول ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے تجھے معافی عطا فرما دی ۔اس نے پوچھا کہ یہ آیت خاص میر
ہے۔فرمایا نہیں سب لوگوں کے لئے ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز ادا کرنے سے انسان کے گناہ مٹ جا

(۱۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے اس دنیا سے پردہ
ہوئے آخری لمحات میں فرمایا

الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم

(نماز کا اہتمام کرنا اور اپنے ماتحتوں کے حقوق ادا کرنے کا خیال رکھنا)

(۱۴) حضرت ام سلمیٰ فرماتی ہیں کہ آخری وقت میں جب زبان مبارک سے
الفاظ نہیں نکل رہے تھے نبی علیہ السلام نے نماز اور ماتحتوں کے حقوق
فرمائی (جامع الصغیر)

(۱۵) نماز کی التحیات میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جاتی ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ (ابرہیم:۴۰)

(اے اللہ مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا)

(۱۶) ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں اے ابن آدم! تو د
شروع میں میرے لئے چار رکعت پڑھ لیا کر میں تمام دن کے تیرے کام سنو
گا۔

(۱۷) ایک حدیث پاک میں ہے کہ نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔صدقہ اسکی
دیتا ہے۔(جامع الصغیر)

(۱۸) ایک حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ پر حرام کر دیا ہے
کے نشان کو جلائے۔

(۱۹) ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن فرضوں کی کمی نفلوں سے پوری کر دی جائے گی۔ (رواہ الترمذی۔ ابن ماجہ۔ حاکم)

(۲۰) ایک حدیث پاک میں وارد ہے کہ گھر میں (نفل) پڑھنا نور ہے۔ پس نماز سے اپنے گھروں کو منور کرو (جامع الصغیر)

(۲۱) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ پانچوں نمازیں درمیانی اوقات کے لئے کفارہ ہیں۔

(۲۲) مشائخ کرام کا ارشاد ہے کہ نفل پڑھنے میں سستی نہ کرو۔ کیا معلوم کس جگہ کا کیا ہوا سجدہ اللہ تعالیٰ کو پسند آ جائے۔

(۲۳) ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص سوتے وقت ارادہ کرے کہ تہجد پڑھوں گا پھر گہری نیند کیوجہ سے آنکھ نہ کھلے تو اسکو ثواب ملے گا۔ (ترغیب و ترہیب)

(۲۴) ایک حدیث پاک میں ہے کہ نبی علیہ السلام نمازی غلام کو مارنے سے منع فرماتے تھے۔ (چہل حدیث)

نماز چھوڑنے پر وعیدیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ ۔ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ (ماعون:۵)

(پس خرابی ہے ان نمازیوں کی جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں)

مفسرین نے بے خبر کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو نماز کے وقت بے خبر ہو اور وہ شخص بھی اسی میں شامل ہے جو اکثر نماز کی رکعات سے بے خبر ہو

جاتا ہے۔

احادیث میں ان لوگوں کے لئے جو نماز میں غفلت و سستی برتتے ہیں یا نماز کو چھوڑ دیتے ہیں کثرت سے وعیدیں اور سزائیں وارد ہوئی ہیں۔

چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

① حضرت جابرؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا'

بین الرجل وبین الکفر ترک الصلوٰۃ (احمد و مسلم)

[نماز کا چھوڑ دینا آدمی اور کفر کے درمیان ایک حد ہے]

② ایک حدیث پاک میں ہے۔

العھد الذی بیننا وبینھم الصلوٰۃ فمن ترکھا فقد کفر

[ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان فرق نماز ہے، پس جس نے نماز کو چھوڑ دیا اس نے کفر والا کام کیا] (ترمذی)

③ ایک حدیث پاک میں ہے

من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر

[جس نے جان بوجھ کر نماز کو چھوڑا وہ کافر ہو گیا]

فقہاء نے لکھا کہ جس نے نماز جان بوجھ کر چھوڑی وہ فاسق ہوا کافر نہیں ہوا۔ اس لئے کہ نماز چھوڑ کر اس نے کفر کا کام کیا یا یوں سمجھ لیجئے کہ کافروں جیسا کام کیا۔ کافر اس وقت ہوگا جب نماز کی فرضیت سے انکار کریگا۔ جب تک نماز کو فرض مانتا ہے اگرچہ غفلت و کوتاہی کی وجہ سے قضا کر بیٹھتا ہے وہ فاسق ہے کافر نہیں۔ حدیث پاک کے الفاظ فقد کفر۔ اس کو کفر کا کام کرنے والا کہا جائے گا۔ مشائخ نے لکھا ہے کہ نماز کو جان بوجھ کر ترک کرنے کی نحوست اتنی زیادہ ہے کہ اکثر اوقات موت کے

ت ایمان سلب کر لیا جاتا ہے۔

④ ایک حدیث پاک میں ہے

من ترک الصلوٰۃ فقد ھدم الدین

[جس نے نماز کو چھوڑا پس تحقیق اس نے دین کو گرا دیا]

⑤ ایک حدیث پاک میں ہے:

لا ایمان لمن لا صلوۃ له

[اس کا ایمان نہیں جس میں نماز نہیں]

⑥ ایک حدیث پاک میں ہے:

کان اصحاب رسول الله ﷺ لا یرون شیئا من الاعمال ترکه کفر غیر الصلوٰۃ (ترمذی)

[رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نماز کے علاوہ کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے]

⑦ ایک حدیث پاک میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے:

فَمَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ اَشْرَکَ

[جس نے نماز کو چھوڑا اس نے شرک کیا]

⑧ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

من ترک الصلوٰۃ متعمداً کتب اسمه علی باب النار ممن یدخلھا (مکاشفۃ القلوب)

[جس نے جان بوجھ کر نماز کو چھوڑا اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا!]

⑨ نوفل بن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

من فاته صلوٰة فكانّما وتر اهله و ما له (احمد)

[جس کی نماز فوت ہوگئی گویا اس کے گھر اور مال کو لوٹ لیا گیا]

⑩ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'

لا سهم فى الاسلام لمن لا صلوٰة له (حاکم)

[اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جس میں نماز نہیں]

⑪ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ''اے اللہ ہمیں شقی محروم نہ فرما''۔ پھر فرمایا جانتے ہو کہ شقی محروم کون ہے۔ صحابہؓ کے پوچھنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شقی محروم نماز کا چھوڑنے والا ہے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔

⑫ ایک حدیث پاک میں ہے کہ جان بوجھ کر بلا عذر نماز چھوڑنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن التفات ہی نہیں فرمائیں گے اور اس کو عذاب الیم دیا جائے گا۔

⑬ ایک حدیث پاک میں ہے کہ' قیامت کے دن بے نمازی کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے۔ فرشتے منہ اور پشت پر ضرب لگا رہے ہوں گے، جنت کہے گی میرا تیرا کوئی تعلق نہیں نہ میں تیرے لئے نہ تو میرے لئے۔ دوزخ کہے گی کہ آ جا میرے پاس میں تیرے لئے اور تو میرے لئے۔

⑭ ایک حدیث پاک میں آیا ہے کہ جہنم میں ایک وادی لم لم ہے۔ جس میں سانپ ہوں گے جو اونٹ کی گردن کے برابر موٹے ہوں گے۔ ان کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہوگی۔ اس وادی میں بے نمازی کو عذاب دیا جائے گا۔

⑮ ایک حدیث پاک میں ہے کہ جہنم میں ایک وادی جب الحزن ہے جو بچھوؤں

گھر کہلاتا ہے ہر بچھو خچر کے برابر ہوگا۔ اس میں بے نمازی کو عذاب دیا جائیگا۔

فقیہ ابواللیث سمرقندی نے قرۃ العیون میں نبی علیہ السلام کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص ایک فرض نماز بھی جان بوجھ کر چھوڑے گا اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔ اس شخص کو اس دروازے سے گزرنا ہی پڑے گا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں بے نمازی عورت مرتد ہو جاتی ہے۔

بعض مشائخ نے لکھا ہے کہ جو عورت سمجھانے کے باوجود بے نمازی بنی رہے اسے طلاق دے دو۔ اگرچہ مہر ادا کرنا مشکل ہو۔ قیامت کے دن قرض کا بوجھ لیکر اللہ تعالٰی کے سامنے پیش ہونا بہتر ہے بہ نسبت بے نمازی کا خاوند بن کر پیش ہونے کے۔

ایک شخص نے قسم کھائی کہ وہ منحوس دن میں اپنی بیوی سے صحبت کریگا۔ شیخ عبدالعزیز دیرینی نے کہا کہ جس دن فجر کی نماز قضا ہو جائے اس دن صحبت کرو کہ وہ تمہارے لئے منحوس دن ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اہل کتاب کے لئے اپنی جائیداد وقف کرنا جائز ہے مگر بے نمازی کے لئے ناجائز ہے۔

ابن جوزیؒ نے لکھا ہے کہ روز محشر بے نمازی کی پیشانی پر تین سطریں لکھی جائیں گی:

- اے اللہ کے حق کے ضائع کرنے والے
- اے اللہ کے غضب کے مستحق
- جس طرح تو نے اللہ تعالٰی کا حق ضائع کیا اس طرح آج اس کی رحمت سے مایوس ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن حکومت کی وجہ سے نماز میں سستی کرنے

والوں کے سامنے حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا۔ بیماری کیوجہ سے نماز چھوڑنے والوں کے سامنے حضرت ایوب علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا۔ اولاد کی وجہ سے نماز چھوڑنے والوں کے سامنے حضرت یعقوب علیہ السلام کو پیش کیا جائیگا۔ اور نوکری کے خوف سے سستی کرنے والوں کے سامنے بی بی آسیہ کو پیش کیا جائے گا۔

[illegible] ایک بزرگ کی شیطان سے راہ چلتے ملاقات ہوگئی۔ بزرگ نے پوچھا کہ ایسے کام بتادو کہ میں تمہارا ابن جاؤں۔ اس نے کہا نماز پڑھنے میں سستی کرو اور جھوٹی سچی قسمیں کھایا کرو۔ اس بزرگ نے قسم کھا کر کہا کہ میں یہ کام کبھی نہیں کروں گا۔ شیطان یہ سن کر شپٹا گیا اور کہنے لگا کہ میں بھی وعدہ کرتا ہوں کہ اولاد آدم کو سچی بات نہیں کہوں گا۔

[illegible] ایک روایت میں ہے کہ فرشتے نماز فجر ترک کرنے والوں کو کہتے ہیں اے فاجر! ظہر کے تارک سے کہتے ہیں' اے خاسر نابکار! نماز عصر کے تارک کو کہتے ہیں' اے عاصی گنہگار! نماز مغرب کے تارک کو کہتے ہیں' اے کافر ناشکر گزار! نماز عشاء کے تارک سے کہتے ہیں' اے مضیع زیانکار! اللہ تجھے برباد کرے۔

باب ۷

جماعت کے فضائل

ارشاد باری تعالیٰ ہے.

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (البقرة:۴۳)

(رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ)

مؤمن کو چاہیے کہ نماز باجماعت کا اہتمام کرے۔ اگر کسی سخی کے دروازے پر اکیلا فقیر جا پہنچے تو اس بات کا امکان ہے کہ اسے ٹال دیا جائے اور دروازے پر فقراء کا ہجوم لگ جائے تو سخی ان کو خیرات دیئے بغیر واپس نہ کرے گا۔ نماز باجماعت کی اہمیت سمجھنے کے لئے یہی کافی ہے کہ تھوڑا پانی ہو تو ہر اعتبار سے پاک ہونا ضروری ہے، وہ ذرا سی نجاست کا متحمل نہیں ہوسکتا اور اگر پانی کی مقدار کثیر ہو تو چھوٹی موٹی نجاست اس میں پڑ جانے سے بھی پانی پاک وطاہر ومطہر ہی رہتا ہے۔ اگر کسی شخص نے اکیلے نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہے قبول کرے یا نہ کرے، ممکن ہے ذرا سی کوتاہی پر نماز کو رد کر دیا جائے لیکن اگر نماز باجماعت ہوئی تو اس میں اگر کسی ایک کی نماز قبول ہوگئی تو اس کی برکت سے سب کی نماز قبول کرلی جائے گی۔ اللہ رب العزت کی رحمت سے بعید ہے کہ عمل سب نے مل کر کیا ہو پھر بعض کی نماز قبول اور بعض کی نا مقبول کرے۔ نماز باجماعت کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے چند احادیث پیش کی

جاتی ہیں۔

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

صلوٰۃ الجماعۃ افضل من صلوٰۃ الفرد بسبع وعشرین درجه (بخاری)

[جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے]

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا ایک ارشاد نقل فرمایا ہے کہ:

صلوٰۃ الرجل فی جماعۃ تضعف علی صلوته فی بیته و فی سوقه خمسا وعشرین ضعفا. وذالک انه اذا توضا فاحسن الوضوء ثم خرج الی المسجد لا یخرجه الا الصلوٰۃ لم یخط خطوۃ الا رفعت له بها درجه. وحط عنه خطیئه فاذا صلیٰ لم تنزل الملئکة تصلی علیه ما دام فی مصلاه اللهم ارحمه ولا یزال فی صلوٰۃ ما تنظر الصلوٰۃ (بخاری)

[آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز اس کی گھر میں اور بازار میں پڑھی ہوئی نماز سے پچیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے جب وہ اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز کیلئے مسجد کی طرف نکلتا ہے اس کو نماز کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں نکالتی تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے، جب وہ نماز پڑھ لیتا ہے تو فرشتے اس کیلئے رحمت کی دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! اس پر اپنی رحمت نازل فرما۔ جب تک وہ نماز کی جگہ میں رہتا ہے اور جب تک نماز کا انتظار کرتا ہے نماز میں

ہی شمار ہوتا ہے]

③ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام کی ایک فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من صلی للہ اربعین یوماً فی جماعۃ یدرک التکبیرۃ الاولیٰ کتب لہ براتان . براءۃ من النار وبراءۃ من النفاق (ترمذی)

[جس نے چالیس دن تکبیر اولی کے ساتھ نماز ادا کی، اللہ تعالی اس کے لیے دو قسم کی برأت لکھتے ہیں (۱) جہنم کی برأت (۲) نفاق سے برأت]

④ ایک روایت میں ہے

تکبیر الاولیٰ خیر من الدنیا وما فیھا

[تکبیر تحریمہ دنیا سے اور جو کچھ اس دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے]

تکبیر اولی سے مراد یہ کہ امام جب پہلی مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھے تو مقتدی اسی وقت نماز میں شریک ہو جائے۔ بعض نے فرمایا کہ امام کی قرأت شروع ہونے سے پہلے شامل ہو جائے۔ بعض نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہی جاتی ہے اس میں شریک ہو جانے پر یہ اجر مل جاتا ہے۔

⑤ ایک حدیث پاک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا امن الامام فامنوا فمن وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ

(جب امام آمین کہتا ہے تو ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں۔ جس شخص کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہو جاتی ہے اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو

جاتے ہیں)

(۶) قاضی محمد بن سماعہ جو امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے شاگرد تھے فرماتے
کہ چالیس سال تک میری تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی یعنی برابر جماعت میں شریک
رہا۔ صرف ایک دن جب میری والدہ ماجدہ فوت ہو گئیں تو جماعت نہ مل سکی۔ ذ
آیا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے سے ۲۷ در
زیادہ فضیلت رکھتی ہے، اس کمی کو پورا کرنے کیلئے میں نے اس نماز کو ۲۷ دفعہ پڑھا
خسارہ پورا ہو جائے۔ اس کے بعد نیند آ گئی اور سو گیا اسی حالت میں ایک کہنے وا
نے کہا کہ اے محمد! تم نے ستائیس دفعہ نماز تو پڑھ لی مگر ملائکہ کی آمین کا کیا ہوگا۔

مولانا عبدالحئ صاحب اس واقعے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کرتے تھ
جماعت کی نماز کے برابر ثواب اکیلے میں حاصل ہو ہی نہیں سکتا خواہ اس نماز کو
دفعہ پڑھ لیا جائے۔

(۷) ایک حدیث پاک میں ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر لوگوں کو انکا ثواب م
ہو جائے تو لڑائیوں سے حاصل کریں۔

(۱) اذان کہنا۔

(۲) جماعت کی نماز کیلئے دوپہر (گرمی) میں جانا۔

(۳) پہلی صف میں نماز پڑھنا (جامع الصغیر)

(۸) ایک حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے فرمایا

لقد هممت ان امر فتيتي فيجمعوا لي حزمًا من حطب ثم
اتي قومًا يصلون في بيوتهم ليست بهم نحلة فاحرقها
عليهم

(مسلم)

[میں ارادہ رکھتا ہوں کہ اپنے نوجوانوں (صحابہ) کو حکم دوں کہ وہ میرے لیے لکڑیوں کا گٹھا جمع کریں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو بغیر عذر کے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں پھر میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں]

⑨ سلف صالحین کی تکبیر اولی فوت ہو جاتی تو تین دن تک غمزدہ رہتے اور اگر جماعت فوت ہو جاتی تو سات دن تک اثر رہتا۔

⑩ مشائخ نے لکھا ہے کہ انسان اپنے گناہوں کی ظلمت ونحوست کی وجہ سے نماز باجماعت سے محروم ہو جاتا ہے۔

⑪ محمد بن واسع فرمایا کرتے تھے کہ مجھے تین چیزیں محبوب ہیں۔

(۱) ایسا دوست جو لغزشوں پر تنبیہ کرے

(۲) نماز باجماعت

(۳) بقدر ضرورت روزی

⑫ سلیمان بن ابی حثمہ جلیل القدر لوگوں میں سے تھے۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ایک دن وہ اتفاق سے وہ صبح کی نماز میں مسجد میں موجود نہ تھے۔ حضرت عمرؓ ان کے گھر کی طرف تشریف لے گئے اور ان کی والدہ سے پوچھا کہ سلیمان آج نماز میں نہیں آئے۔ والدہ نے کہا کہ رات بھر نفلوں میں مشغول رہے، نیند کے غلبے کی وجہ سے آنکھ لگ گئی۔ آپؓ نے فرمایا میں صبح کی نماز میں شریک ہوں یہ مجھے اس سے پسندیدہ ہے کہ رات بھر نفلیں پڑھوں۔

⑬ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے

اور رات بھر نماز پڑھتا ہے لیکن جماعت میں اور جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہوتا
کے متعلق کیا حکم ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ یہ شخص جہنمی ہے۔